احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ | 7۔ مئی 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 98 | بدھ 29 ذی الحجہ ۔ 1417ھ 7 ہجرت 1376ھش 7 مئی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پوری سوزش اور گدازش سے کی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے

لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو۔ دعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔ اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنی ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے۔ دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مرجاتا ہے۔ مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعویٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے یا یہ کہ اسے بڑی پیاس تھی تو وہ جھوٹا ہے ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہو گی۔ پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتیٰ کی روح گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر گر جاتی ہے۔ اور اسی کا نام دعا ہے۔ اور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 630)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اس اصول کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ (صاحب ایمان) کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کامیابی پر جو اسے دی جاتی ہے۔ شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے کہ اس نے اپنا فضل کیا اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلا میں ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے۔ بظاہر ایک ہندو اور (صاحب ایمان) کی کامیابی ایک رنگ میں مشابہ ہوتی ہے، لیکن یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور (صاحب ایمان) کی کامیابی سے اس کے لئے نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ کافر کی کامیابی اس لئے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا، بلکہ اپنی محنت، دانش اور قابلیت کو خدا بنالیتا ہے، مگر (صاحب ایمان) خدا کی طرف رجوع کر کے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے اور اس طرح پر ہر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہو جاتا ہے اور اس میں تبدیلی ہونے لگتی ہے۔ خدا ان کے ساتھ ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 98)

اس دور کا انقلاب اخلاق حسنہ سے وابستہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اب لمبا عرصہ ہو گیا میں جماعت احمدیہ کو اخلاق حسنہ سے متعلق اپنے خطبات میں نصیحت کرتا ہوں۔ میں بتاتا ہوں کہ کس طرح ہمارا سفر گھروں سے شروع ہو گا۔

جب تک ہمارے گھروں میں اخلاق حسنہ کے نمونے جاری نہ ہوں، جب تک خاوند اور بیوی کے درمیان، باپ اور بیٹی اور باپ اور بیٹوں کے درمیان، ماں اور بیٹیوں اور ماں اور بیٹوں کے درمیان ایک جنت کا سا معاشرہ قائم نہ ہو اور اخلاق حسنہ کے پاک نمونے گھروں میں جاری نہ ہوں اس وقت تک یہ دعویٰ کہ ہم دنیا کو تبدیل کر دیں گے محض ایک جنت الحمقاء میں بسنے والی بات ہے۔ یعنی احمق بھی تو ایک جنت بنا لیا کرتے ہیں وہ ان جنتوں میں جا بستے ہیں لیکن حقیقت میں وہ جنتیں اور ہیں جن میں ان لوگوں کی رسائی ہو گی جو صاحب عقل ہیں احمق کو وہاں تک کوئی رسائی نہیں۔

پس یاد رکھو حضرت (بانی سلسلہ) نے بھی اسی طرح دراست کے حق ادا کئے اور ہمیں خوب کھول کھول کے سمجھا دیا۔ چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس دور کا انقلاب اخلاق حسنہ سے وابستہ ہے کیونکہ مجھے کامل یقین ہے کہ دنیا کو آج سب سے زیادہ اخلاق کی پیاس ہے۔ دلائل کی دنیا میں تو ہر انسان یہ طاقت ہی نہیں رکھتا کہ بڑے بڑے اہل علم اور اہل فضل پر غالب آ سکے۔ اگر وہ سچا بھی ہو تو دنیا بہت چالاک ہے اور دنیا ظاہری علوم میں اتنی ترقی کر چکی ہے کہ ایک عام سادہ لوح انسان کے لئے اور ایک مخلص احمدی کے لئے جس نے بات بھی دنیا کے برعکس کرنی ہو کیسے ممکن ہے کہ وہ ان لوگوں کو سمجھا کر ان کو مغلوب کر سکے۔ لیکن ایک چیز ہے جو دنیا کے پاس نہیں وہ اخلاق حسنہ ہیں۔ ایک چیز ہے جس کی پیاس دنیا میں بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ پس آج اخلاق حسنہ سے آپ بڑے بڑے علماء اور اہل علم و فضل کے مونہہ بند نہیں کر سکتے مگر ان کے کردار تبدیل کر سکتے ہیں کیونکہ اخلاق حسنہ میں ایک حیرت انگیز انقلابی طاقت ہوا کرتی ہے۔

وہ لوگ جو اخلاق حسنہ سے آراستہ ہو کر دنیا میں پھرتے ہیں وہ اس سے بہت زیادہ روشن ہوتے ہیں جیسے جگنو کی دم چمکتی ہے۔ اندھیری رات میں جگنو کی دم بھی تو چمکا کرتی ہے مگر چھوٹی سی روشنی ہے جو دوسرے جگنوؤں کو اس طرف کھینچ لاتی ہے کچھ کیڑے مکوڑے ان سے راہ پا جاتے ہیں مگر (صاحب ایمان) کا نور تو اس کے آگے بھاگتا ہے اس کے دائیں طرف آگے بڑھتا ہے اور (صاحب ایمان) کا نور دور دور تک لوگوں کے لئے ماحول کو روشن کر دیتا ہے۔ یہ نور اخلاق فاضلہ کا نور ہے، اخلاق حسنہ کا نور ہے۔

(از خطبہ 29۔ نومبر 1996ء)

نکاح

○ مکرم منیر احمد بسمل صاحب نائب ناظر اشاعت لکھتے ہیں۔

مورخہ 18- اپریل 1997ء بروز جمعہ احمدیہ بیت الذکر چک 166 مراد میں میری بھتیجی عزیزہ بشریٰ نذیر صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب خادم ساکن چک R-184/7 ضلع بہاول نگر کا نکاح ہمراہ عزیزم آفتاب انور صاحب ایم ایس سی ابن محترم ماسٹر چوہدری محمد انور صاحب ساکن چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر حال مقیم جرمنی بعوض مبلغ دس ہزار جرمن مارک حق مہر محترم رشید احمد صاحب طیب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ محترم چوہدری محمد انور صاحب نے اپنے بیٹے عزیزم آفتاب انور صاحب کے وکیل کی حیثیت سے قبول نکاح کیا۔ عزیزہ بشریٰ نذیر محترم چوہدری احمد دین صاحب چٹھہ کی پوتی ہیں اور عزیزم آفتاب انور محترم رانا غلام قادر صاحب کے پوتے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔

○ محترمہ احمدی بیگم صاحبہ نیو گارڈن ٹاؤن لاہور سے لکھتی ہیں۔

میری پوتی عزیزہ عائشہ نصیر صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر نصیر اے شیخ صاحب لاہور ابن مکرم امیر احمد صاحب (وفات یافتہ) کا نکاح مورخہ 20 اپریل 1997ء کو عزیز مرزا اورنگ زیب صاحب ابن مرزا نصیر احمد صاحب (وفات یافتہ) آف لاہور کے ہمراہ مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر بعد عصر 103 سی ٹیک سوسائٹی لاہور میں مکرم محمود احمد صاحب صدر حلقہ سمن آباد نے پڑھا۔

اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

سانحہ ارتحال

○ محترمہ مختار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ مورخہ 97-4-22 کی رات نو بجے بعمر 80 سال وفات پا گئیں۔ اگلے روز مورخہ 97-4-23 کو ان کا جنازہ بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے دعا کروائی۔ آپ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب سلیم (وفات یافتہ) ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ایکسائز کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کو ہزارہا عیب اپنے بندوں کے معلوم ہوتے ہیں مگر ظاہر نہیں کرتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

7- ہجرت 1376 ھش — 7 - مئی 1997ء

خدا تعالیٰ کی سچی حمد - برکتوں کا باعث

جب یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں کام کرنے سے برکت ملتی ہے یا برکت بڑھتی چلی جاتی ہے تو عام طور پر اس بات کی لوگوں کو سمجھ نہیں آتی کہ یہ برکت ہے کیا۔ مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ کھانا شروع کرنے سے پہلے خدا کا نام لیا جائے تو برکت ملتی ہے تو یہ ایک ایسی بات ہے کہ ماننے والے تو اس برکت کو خوب سمجھتے ہیں اور وہ ہمیشہ اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جو نہیں مانتے ان کو سمجھانا مشکل ہے وہ کہتے ہیں کہ جو لوگ خدا کا نام نہیں لیتے انہیں کس مشکل کا سامنا ہوتا ہے۔ گویا کہ وہ چونکہ برکت کو نہیں سمجھتے اس لئے کسی کام کے کرنے سے پہلے خدا کا نام لینے یا نہ لینے کے فرق کو بھی نہیں مانتے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب انسان کے دل میں یہ پختہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ واقعی موجود ہے اور وہ اپنی صفات کے ذریعے اس دنیا پر اثر ڈالتا ہے تو کسی کام کے شروع کرنے سے پہلے اس کا نام لینے سے کام میں فرق بھلا کیوں نہیں پڑے گا۔ کیونکہ ہم نے کام کرتے وقت خدا تعالیٰ کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا ہے۔ وہ سب سے زیادہ طاقتوں والی ہستی ہے۔ وہ انسان کی بہبود چاہتا ہے جب ہم اسے اپنے ساتھ ملا لیں یا یوں کہئے کہ اس کے ساتھ مل کر کوئی کام کریں تو یقیناً وہ کام بہتر طریق پر سرانجام پائے گا۔ ہمیں نظر آئے یا نہ آئے۔ اس سے کوئی بہتری پھوٹے گی۔ سب سے بڑی بات تو یہ کہ اس میں ایمان بڑھے گا اور اس کا قرب حاصل ہو گا۔ پس خدا تعالیٰ کو اپنے ساتھ ملا کر کام کرنے سے جو برکت ملتی ہے وہ بے شک لوگوں کو نظر نہ آئے لیکن اس کی حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ انسان کی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کا یہی طریق ہے کہ وہ خدا کے ساتھ ہو کر چلے۔ ہر موقعے پر خدا کا نام لے۔ اس کی سچی تعریف کرے۔ سچی تعریف کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی صفات کو ظاہر ہوتا دیکھے اور ان پر یقین کرے۔ اگر وہ ایسا کرے تو لمحہ بہ لمحہ اس کی زندگی بہتر ہوتی چلی جائے گی۔ جب ہم خدا تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں تو یقیناً اس کے زیادہ قریب ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور انسانی نظر جو کچھ دور سے دیکھتی ہے اس سے بہت کچھ وہ اس وقت دیکھتی ہے جب وہ کسی چیز کے قریب آ جاتی ہے۔ اگر ہم سرسری طور پر خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرتے ہیں تو یہ ہماری دور کی نظر کا کام ہے لیکن جوں جوں ہم اس کے قریب جاتے ہیں۔ جوں جوں ہم اس کی صفات کے مظاہر دیکھنے لگتے ہیں اور قریب سے دیکھنے لگتے ہیں' اتنی ہی بات ہم پر زیادہ واضح ہو کر کھلتی ہے اور ہمارے دل میں یقین بڑھاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا حسن بھی زیادہ قریب ہونے ہی سے بہتر طور پر نظر آتا ہے۔ انسان کی اپنی مجبوریاں ہیں اور ان مجبوریوں میں ایک یہ بات شامل ہے کہ اس کی دور کی نظر اور نزدیک کی نظر میں فرق ہے۔ دور سے چیزیں دھندلی نظر آتی ہیں۔ ان کا پتہ نہیں چلتا وہ کیسی ہیں۔ جوں جوں قریب آتا چلا جاتا ہے چیز واضح ہو کر سامنے آنے لگتی ہے۔ یہ بات صرف دنیوی امور میں نہیں بلکہ دینی امور میں بھی پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے۔

پس خدا تعالیٰ کی حمد ہو اور سچے دل سے حمد ہو تو وہ ہمیں اس کے قریب سے قریب تر لے جاتی ہے اور اس کا جو حسن ہمیں دوری پر نظر آتا ہے قرب پر وہ اس سے کہیں زیادہ نظر آنے لگتا ہے اور ہمارا دل اس کی طرف پہلے سے زیادہ کھنچا چلا جاتا ہے۔ آخر محبت کا ایک ذریعہ حسن ہے کہتے ہیں کہ محبت یا حسن سے پیدا ہوتی ہے یا احسان سے۔ اور خدا تعالیٰ کے قریب آنے سے اس کا حسن بھی بڑھتا ہے یعنی ہماری نگاہوں کو زیادہ نظر آنے لگتا ہے اور اس کا احسان بھی بڑھتا ہے۔ جو اس کے قریب ہو گا اس پر بہرحال اس کے احسانات زیادہ ہوں گے۔ جو اس کی زیادہ سچی حمد کرے گا اس کی وہ بھی تعریف کرے گا اور اس سے پیار کرے گا اور اس کا متکفل ہو جائے گا۔ اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا ذمہ اٹھا لے گا۔ اور یہ ساری باتیں ہمارے دل میں محبت پیدا کریں گی۔

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس کو قریب ہو کر دیکھیں۔ قریب ہو کر دیکھنے سے جو برکتیں ہمیں ملیں گی۔ وہ از خود بڑھتی چلی جائیں گی اور ہمارے دل میں ایمان اور یقین کو پختہ سے پختہ تر کرتے ہوئے ہمیں اس کے حقیقی حسن پر آگاہی عطا کریں گی۔

برکت' جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے' ایک ایسی چیز ہے جو عام طور پر لوگوں کو نظر نہیں آتی۔ لیکن چونکہ اس کا ایک نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ برکت اس کی زندگی پر حاوی ہو جاتی ہے۔ اسے زیادہ بہتر زندگی بسر کرنے کی لے طرف جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی حمد کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنے والی ہے۔ کہ انسان جتنی اس کی حمد کرتا ہے۔ اتنا ہی اس کا دل چاہتا ہے کہ اور حمد کرے۔ حمد میں ایسی شیرینی ہے کہ اس کا مزہ آنے لگتا ہے تو انسان اس میں محو ہو جاتا ہے۔ اور یہ محویت اسے خدا تعالیٰ کا حسن دکھانے کا باعث بنتی ہے۔ اس کی صفات سمجھانے کا باعث بنتی ہے۔ اس کی سمجھ میں اتنی گہرائی آ جاتی ہے کہ وہ ہر لمحے کو خدا تعالیٰ کی برکتوں سے معمور دیکھتا ہے۔

پس آیئے ہم خدا تعالیٰ کی حمد میں اپنے آپ کو مصروف رکھیں اور حمد سے جو برکتیں ملتی ہیں انہیں اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کا موقعہ دیتے ہوئے خدا تعالیٰ کی صفات کو مزید سمجھنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم اس کے حسن کی طرف دیکھیں۔ اور اس کے احسان کی طرف دیکھیں تو یہ دونوں باتیں ایسی ہیں کہ ہماری زندگی کو برکتوں سے معمور کر دیں گی۔ احسان کی طرف دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی کے ہر لمحے پر غور کریں۔ اور دیکھیں کہ اس نے ہمیں کیا کچھ دیا ہے اور کس طرح دیا ہے اور ہم نے اس سے کتنا فائدہ اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس کے حسن اور احسان کو پہچانیں۔ اس کی سچی حمد کریں۔ اور اپنی زندگی کو برکتوں سے معمور کرتے رہیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

"شاید کہ اُتر جائے ترے دل میں مری بات"
کہتا ہوں اسی واسطے قطعات پہ قطعات
باتیں ہیں مری' میرے بزرگوں کی نصیحت
یہ سارے خیالات انہیں کے ہیں خیالات

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلی تقریر

قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر کی بیعت امامت کے وقت پہلی تقریر

"میری پچھلی زندگی پر غور کرلو- میں کبھی امام بننے کا خواہش مند نہیں ہوا' مولوی عبدالکریم صاحب (-) امام (عبادت) بنے تو میں نے بھاری ذمہ داری سے اپنے تئیں سبکدوش خیال کیا تھا- میں اپنی حالت سے خوب واقف ہوں اور میرا رب مجھ سے بھی زیادہ واقف ہے میں دنیا میں ظاہرداری کا خواہش مند نہیں اگر خواہش ہے تو یہ کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے اس خواہش کے لئے میں دعا کرتا ہوں اور قادیان بھی اسی لئے رہا اور رہتا ہوں اور رہوں گا- میں نے اسی فکر میں کئی دن گزارے کہ ہماری حالت حضرت صاحب کے بعد کیا ہوگی- اسی لئے کوشش کرتا رہا کہ میاں محمود کی تعلیم اس درجہ تک پہنچ جائے- حضرت صاحب کے اقارب میں تین آدمی موجود ہیں اول میاں محمود احمد وہ میرا بھائی بھی ہے بیٹا بھی اس کے ساتھ میرے خاص تعلقات ہیں- قرابت کے لحاظ سے میر ناصر نواب صاحب ہمارے اور حضرت صاحب کا ادب کا مقام ہے تیسرے قریبی نواب محمد علی خانصاحب ہیں-

یہ ایک بڑا بوجھ ہے خطرناک بوجھ ہے اس کا اٹھانا مامور کا کام ہو سکتا ہے کیونکہ اس سے خدا کے عجیب در عجیب وعدے ہوتے ہیں جو ایسے دکھوں کے لئے جو پیٹھ توڑ دیں عصا بن جاتے ہیں- اس وقت مردوں اور عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وحدت کے نیچے ہوں اس وحدت کے لئے ان بزرگوں میں سے کسی کی بیعت کرلو میں تمہارے ساتھ ہوں- میں بھی خود ضعیف ہوں بیمار رہتا ہوں پھر طبیعت مناسب نہیں- اتنا بڑا کام آسان نہیں حضرت صاحب کے ساتھ چار کام تھے-

(1) ایک ان کی اپنی عبودیت
(2) کنبہ پروری
(3) مہمان نوازی
(4) اشاعت دین

جو ان کا اصل مقصد تھا- ان چار کاموں میں سے ایک سے ہم سبکدوش ہو سکتے ہیں وہ آپ کی عبودیت تھی جو آپ کے ساتھ رہے گی آپ نے جیسے اس جہاں میں خدمتیں کیں ویسے ہی بعد الموت کریں گے باقی تین کام ہیں- ان میں سے اشاعت حق کا کام بہت اہم اور نہایت مشکل ہے اس وقت دہریت کے علاوہ اندرونی اختلاف بھی ہے اللہ تعالیٰ نے اس اختلاف کو مٹانے کے لئے ہماری جماعت کو منتخب کرلیا ہے- تم آسان سمجھتے ہو مگر بوجھ اٹھانے والے کے لئے سخت مشکل ہے- پس میں خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں جن عمائد کا نام لیا ہے ان میں سے کوئی منتخب کر لو میں تمہارے ساتھ بیعت کرنے کو تیار ہوں- اگر تم میری ہی بیعت کرنا چاہتے ہو تو سن لو کہ بیعت بک جانے کا نام ہے ایک دفعہ حضرت صاحب نے مجھے اشارۃً فرمایا کہ وطن کا خیال بھی نہ کرنا سو اس کے بعد میری ساری عزت اور سارا خیال انہی سے وابستہ ہو گیا اور میں نے کبھی وطن کا خیال نہیں کیا- پس بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے ایک شخص دوسرے کے لئے اپنی تمام حریت کو' بلند پروازیوں کو چھوڑ دیتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کا نام عبد رکھا ہے اس عبودیت کا بوجھ اپنی ذات کے لئے مشکل سے اٹھایا جاتا ہے کوئی دوسرے کے لئے کیا اور کیونکر اٹھائے طبائع کے اختلاف پر نظر کرکے یک رنگ ہونے کے لئے بڑی ہمت کی ضرورت ہے میں تو حضرت صاحب کے کاموں میں حیران ہو جاتا ہوں کہ اول بیمار پھر اس قدر بوجھ نثر نظم تصنیف دیگر ضروری کام ادھر میں ' حضرت صاحب کے قریب عمر' وہاں تائیدات روزانہ موجود' یہاں میری حالت ناگفتہ بہ... غرض کئی ایسے کام ہیں- اب تمہاری طبیعتوں کے رخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی- اگر یہ بات تمہیں منظور ہو تو میں طوعاً و کرہاً اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں وہ بیعت کے دس شرائط بدستور قائم ہیں ان میں خصوصیت سے میں (-) واعظین کے بہم پہنچانے اور ان امور کو جو وقتاً فوقتاً اللہ میرے دل میں ڈالے شامل کرتا ہوں پھر تعلیم دینیات دینی مدرسہ کی تعلیم میری مرضی اور منشاء کے مطابق کرنا ہوگی- اور میں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لئے اٹھاتا ہوں یاد رکھو کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں جس کا کوئی رئیس نہیں وہ مر چکی-"

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر نے اپنے پہلے خطاب میں فرمایا

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میرے دل میں ایک خوف ہے اور میں اپنے وجود کو بہت ہی کمزور پاتا ہوں.... میں جانتا ہوں کہ میں کمزور اور گنہگار ہوں میں کس طرح دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں دنیا کی ہدایت کر سکوں گا اور حق اور راستی کو پھیلا سکوں گا ہم تھوڑے ہیں اور (دین) کے دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم اور غریب نوازی پر ہماری امیدیں بے انتہا ہیں تم نے یہ بوجھ مجھ پر رکھا ہے تو سنو! اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے میری مدد کرو- اور وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے فضل اور توفیق چاہو اور اللہ کی رضا اور فرمانبرداری میں میری اطاعت کرو میں انسان ہوں اور کمزور انسان مجھ سے کمزوریاں ہوں گی تو تم چشم پوشی کرنا تم سے غلطیاں ہوں گی تو میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر عہد کرتا ہوں کہ میں چشم پوشی اور درگذر کروں گا- میرا اور تمہارا متحدہ کام اس سلسلہ کی ترقی اور سلسلہ کی غرض و غایت کو عملی رنگ میں پیدا کرنا ہے .... اگر اطاعت اور فرمانبرداری سے کام لوگے اور اس عہد کو مضبوط کرو گے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہماری دست گیری کرے گا- (ماہنامہ خالد ربوہ مئی 1996ء)

ہفت روزہ لاہور کا اداریہ- 26- اپریل 1997ء

مثبت سوچ ابھر رہی ہے

جون 96ء میں بھارت میں تشکیل پانے والی متحدہ محاذ کی حکومت کی لوک سبھا میں شکست گو بھارت کا اندرونی معاملہ ہے لیکن اس نقطہ نظر سے کہ آل انڈیا کانگرس نے متحدہ محاذ کی اعانت سے عین اس وقت ہاتھ کھینچا جب بھارت کے پاکستان کے ساتھ مذاکرات ہو رہے تھے جن میں مسئلہ کشمیر سرفہرست تھا- معنی خیز بھی ہے تشویش انگیز بھی...... کانگرس کے موجودہ صدر سیتارام کیسری (جو آٹے کی سمگلنگ کے جرم میں جیل یاترا کر چکے ہیں کو خطرہ تھا کہ جس غیر جانبداری سے مسٹر دیوگوڑا کی حکومت عوامی نمائندوں کے گرد گھیرا تنگ کر رہی ہے اس کا ہاتھ ان کے گریبان تک بھی پہنچ سکتا ہے- اس لئے انہوں نے اس سیڑھی ہی کو کھینچ لینے میں عافیت سمجھی جس کے ذریعہ جناب دیوگوڑا مسند وزارت عظمیٰ تک پہنچے تھے...... دوسرا قلق کانگرس کو یہ لاحق تھا کہ کہیں تنازعہ کشمیر کا کوئی مثبت فیصلہ نہ طے ہو جائے جسے لیڈی ماؤنٹ بیٹن کے تعاون سے پنڈت جواہرلال نہرو نے تقسیم ہند کے وقت پیدا کرایا تھا...... کیونکہ لوک سبھا میں جو تقریریں ہوئیں ان سے یہ خوب واضح ہے کہ بھارت میں ایک نئی اور مثبت سوچ ابھر رہی ہے اور اس وقت دونوں مملکتیں اس تنازعہ کے باعث جس قدر بجٹ دفاع پر خرچ کر رہی ہیں اس سے کم از کم کرکے عوام کی معاشی حالت کو بہتر بنایا جاسکتا ہے انہیں نکبت و افلاس سے نجات دلائی جاسکتی ہے- مثال کے طور پر دیوگوڑا حکومت کے ریلوے کے وزیر شیر رام ولاس پاسوان نے کہا

"پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ کے خطرے کے نام پر اربوں روپے کے ہتھیار خریدے جارہے ہیں اور بھارت اپنے دفاع کے لئے جس ملک سے ہتھیار لیتا ہے مزے کی بات ہے کہ پاکستان کو ہتھیار بھی وہی ملک فروخت کر رہا ہے بھارت کو خطرہ چین سے ہے نہ روس سے صرف پاکستان سے ہے اور پاکستان کو بھی کسی سے خطرہ نہیں بھارت کے سوا...... (انہوں نے کہا) کہ فیصلہ کرلو آج پاکستان کو بم سے اڑا دیا جائے یا پاکستان بھارت کو اڑا دے لیکن سات جنم تک نہ پاکستان بھارت کو اڑا سکتا ہے نہ بھارت پاکستان کو...... (انہوں نے کہا) جتنے پیسوں سے ٹینک خریدا جاتا ہے- اتنی رقم سے سو اسکول اور ہسپتال قائم کئے جاسکتے ہیں دفاع کے نام پر بجٹ کا 75 فیصد دفاع پر خرچ کیا جا رہا ہے ہمیں کوئی تکلیف ہو تو پاکستان کو اور پاکستان کو کوئی تکلیف پہنچے تو بھارت کو گالیاں دی جاتی ہیں (انہوں نے کہا) دیوار برلن ٹوٹ گئی- عرب اسرائیل سے مل رہے ہیں تو کیا پاکستان اور بھارت میں دوستی نہیں ہو سکتی- اور کانگرس نے تحریک عدم اعتماد کا وقت خاص طور پر چنا جب پاکستان اور بھارت کے درمیان مذاکرات ہو رہے ہیں- آخر کانگرس کو جلدی بات کس بات کی تھی-

بھارت کے ریلوے کے وزیر رام ولاس پاسوان کی ان تصریحات کو اگر گجرال ڈاکٹرائن کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ مثبت سوچ اور بھی روشن ہو کر آنکھوں کے سامنے آتی ہے- خبروں کے مطابق-

بھارتیہ جنتا پارٹی اور کانگرس کے درمیان اس نکتے پر اتفاق ہو گیا تھا کہ پاکستان کے ساتھ مصالحت کی اس پالیسی پر عمل نہیں کیا جائے گا جو گجرال ڈاکٹرین کے مطابق بنائی گئی تھی- واضح رہے کہ گجرال ڈاکٹرین میں یہ لکھا گیا ہے کہ پاکستان کے ساتھ مصالحت کرنے کے لئے لینے کی بجائے کچھ دینے کی پالیسی اختیار کرنی چاہئے کیونکہ بھارت ایک بڑی طاقت ہے اور اسے بڑے بھائی کا کردار ادا کرنا چاہئے تاہم کانگرس اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے بڑے بڑے لیڈر اور خصوصاً بھارتی سرمایہ دار پاکستان کے ساتھ مصالحت نہیں کرنا چاہتے جبکہ بھارتی کمیونسٹ پارٹی اور وی پی سنگھ کی جنتا دل یہ چاہتی ہیں کہ پاکستان کے ساتھ مصالحت ہونی چاہئے-

نہیں معلوم تنازعہ کشمیر کب اور کس فیصلے پر منتج ہو گا کہ جب بھی ماحول ذرا سازگار ہوتا ہے- کوئی مصیبت آڑے آجاتی ہے جب شیخ عبداللہ پاکستان آئے اور پاکستان کی حکومت ان کی شخصیت و اہمیت کے پیش نظر ان کے شایان شان خیر مقدم اور باوقار انداز سے گفتگو پر آمادہ تھی تو پنڈت جواہرلال نہرو کا دیہانت ہو گیا اور شیخ عبداللہ تمام پروگرام ادھورے چھوڑ کر لوٹ گئے- اب سالہاسال کے بعد دیوگوڑا حکومت نے مصالحت کا ڈول ڈالا تھا تو اندرا کانگرس نے وہ سیڑھی ہی کھینچ لی جس کے ذریعہ وہ اس مسند تک پہنچے تھے- کون ذی ہوش اس حقیقت سے بے خبر ہے کہ اسی ایک تنازعہ کے باعث بھارت اور پاکستان دونوں کے بجٹوں کا تین چوتھائی دفاع کی نذر ہو جاتا ہے- جبکہ دونوں ملکوں کے عوام افلاس کی چکی میں پس رہے ہیں- جہالت فروغ پا رہی ہے کہ یہ تنازعہ سنجیدگی کے ساتھ ان مسائل پر سوچنے کی اجازت ہی نہیں دیتا-

OOO

ثواب کا موقعہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں-

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقعہ دیا ہے کہ وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں انہیں صرف اپنے چندے کا ثواب نہیں ملتا بلکہ دوسروں کے چندے وصول کرنے کا ثواب بھی ملتا ہے-"

حضرت امام جماعت احمدیہ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان 95-11-3 کو فرمادیا ہے جملہ جماعتیں نئے سال کے معیاری وعدے جلد ازجلد مرکز کو ارسال فرماویں-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر محمد سمیع طاہر-لاہور

پھر یادوں کی ہوا چلی....

وقت گزر جاتا ہے' خوبصورت واقعات اور دلچسپ حادثات یاد رہ جاتے ہیں اور ان کے حوالے سے بعض شخصیات یاد آتی ہیں' ان کے کردار کی عظمت تقاضا کرتی ہے کہ ان کے حضور الفاظ کی صورت میں عقیدت کے پھول نذر کئے جائیں۔

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب کی تحریریں پڑھ کر مجھے بھی لکھنے کی تحریک ہوتی ہے' میں میاں صاحب کا شاگرد بھی ہوں عقیدت مند بھی... اور ان کی فکر انگیز اور دلکش تحریروں کا معترف بھی۔ اسی لئے ذیل کی سطور تحریر کر رہا ہوں... ورنہ لکھنے کے معاملے میں خاصا ست واقع ہوا ہوں۔

بیس بائیس سال ادھر کی بات ہے میں نے فیصل آباد کے ایجوکیشن کالج میں نیا نیا داخلہ لیا تھا۔ بڑا پر آشوب دور تھا کالج میں ہر روز پرنسپل صاحب کے خلاف جلوس نکلتے تھے۔ پرنسپل صاحب کا دفتر اکثر بند رہتا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ حالات معمول پر آگئے تعلیمی سرگرمیاں شروع ہو گئیں۔ پرنسپل صاحب بھی کالج آنے لگے۔ مجھے یاد ہے پرنسپل صاحب نے طلبہ سے خطاب بھی فرمایا تھا۔ نہایت سنجیدہ و متین دھیمہ لہجہ اور دل میں اتر جانے والا انداز... طلبہ کے لئے سراپا شفقت.... ان کی باتیں بڑی پر تاثیر تھیں۔ طلبہ بے حد متاثر ہوئے تھے پھر دوریوں اور فاصلوں کی خلیج سمٹتی چلی گئی طلبہ ان کے گرویدہ ہو گئے۔

ان کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک ان کی صدارتی تقریریں ہیں جو انہوں نے تعلیمی سال کے دوران وقتاً فوقتاً کیں۔ تعلیمی اداروں کی اکثر تقاریب بڑی بوجھل ہوتی ہیں اور اختتامی اور صدارتی تقریر تو سب سے بڑھ کر ہوتی ہے لیکن ہمارے پرنسپل نہایت مختصر' جامع اور باموقع بات کہہ کر تقریب کے اختتام کا اعلان کر دیا کرتے تھے۔ ان کے خوبصورت انداز کا لطف آج بھی محسوس ہوتا ہے۔

طلبہ کے سکالر شپ رکے ہوئے تھے بار بار کوشش کے باوجود متعلقہ محکمے نے بل پاس نہ کئے تو طلبہ جلوس کے انداز میں پرنسپل صاحب کے پاس گئے۔ انہوں نے طلبہ کے نمائندوں کی باتیں سن کر کہا۔ آپ کے سکالر شپ روکے نہیں جا سکتے۔ تاخیر ضرور ہو سکتی ہے۔ بعض طلبہ نے تجویز پیش کی کہ کچھ دے دلا کر بل پاس کرا لئے جائیں۔ پرنسپل صاحب نے کہا کہ میرا مسلک مجھے ایسا کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ آپ کو بھی میں ایسا کرنے سے منع کرتا ہوں آپ انتظار کریں آپ کے سکالر شپ آپ کو ضرور ملیں گے۔ طلبہ آپ کے کردار کی عظمت کا نقش اپنے دلوں پر ثبت کرا کے لوٹ آئے۔

ایک تقریب کے اختتام پر مہمان خصوصی کو ریفرشمنٹ روم تک آتے تھوڑی دیر ہو گئی۔ ان کے آنے سے پہلے ہی تمام میزوں سے (مہمان خصوصی کی میز چھوڑ کر) لوازمات غائب ہو چکے تھے۔ پرنسپل صاحب نے دیکھا اور خاموش رہے۔ شام کو انہوں نے ایک مووی بھجوائی جو طلبہ نے دیکھی اس میں اخلاق و کردار کی صفات بیان کی گئی تھیں۔

الوداعی دنوں میں پرنسپل صاحب نے ہوسٹل کے ہر کمرے میں جا کر فرداً فرداً ہر طالب علم کو خدا حافظ کہا۔ جو طلبہ کمروں میں نہیں تھے انہوں نے پرنسپل صاحب کے گھر جا کر ان سے الوداعی ملاقاتیں کیں۔

کالج میں آخری دن ہر طالب علم کی زبان پر پرنسپل صاحب کے لئے تعریفی کلمات تھے اتنا اچھا استاد... اتنا اچھا پرنسپل آج تک کسی ادارے میں نہیں دیکھا بے شمار خوبیوں کے مالک ہیں۔ ہاں صرف ایک خامی ہے... اب ان کو کون بتا تا کہ یہی ایک خامی تو ساری خوبیوں کا حاصل ہے دعا ہے پرنسپل صاحب جہاں رہیں خوش رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے اور ہم ان کی خوبصورت تحریریں بھی الفضل میں پڑھتے رہیں۔ (آمین)

OOO

O

کوئی آئنے سے مجھ کو بچائے
مجھے میری نظر ہی لگ نہ جائے
میں کس کے پاس جاؤں' کیا سمجھ کر
کوئی فرقِ من و تُو تو مٹائے
مری گونگی زباں تو چپ رہی ہے
ہواؤں نے مجھے نغمے سنائے
مسرّت کو سکھایا میں نے رونا
غموں کو کوئی ہنسنا بھی سکھائے
مجھے وہ مشورے دینے لگا ہے
مری تقدیر کا لکھا مٹائے
بناتا ہے جو چہروں کی لکیریں
کبھی تصویر جذبوں کی بنائے
خلاؤں کے پرے جا کر جو دیکھا
وہی منظر زمیں نے بھی دکھائے
خدا جانے بنا ہے آدمی کیا
خدا بندہ بنائے تو بنائے
میں چلتے چلتے اب رُکنے لگا ہوں
کوئی مجھ کو پکڑ لے' اور چلائے
نسیم اوروں کے کام آنے سے شاید
تری امّید بر آئے' تو آئے

نسیم سیفی

محمد یونس خالد

فلم "جناح" اصل حقائق کی ضرورت

بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح کی زندگی پر ایک فلم (جناح) تیار ہو رہی ہے جس پر کروڑوں روپیہ خرچ ہو گا جہاں ہم اس کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں کہ خدا کرے قائد اعظم کی عظیم شخصیت کی صحیح عکاسی کرے تاکہ ان کی عظمت اور وقار میں اضافہ ہو وہاں ہم اس بات کی توقع کرتے ہیں کہ فلم کو حقائق کے سانچے میں ڈھالیں گے اور کسی بھی طبقہ کے لوگوں کے دباؤ میں آکر حقائق کو مسخ نہیں کریں گے بانی پاکستان کی زندگی جو کہ حقیقت میں قیام پاکستان کے لئے وقف تھی اگر تاریخی حقائق میں پیش نہ کیا اور توڑ مروڑ کر پیش کیا تو یہ ایک بہت بڑا المیہ ہو گا اپنے ملک میں تو حقائق کا ہم حلیہ بگاڑ کر لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈال دیتے ہیں لیکن بیرونی دنیا کے سامنے ہمارا یہ داؤ نہیں چلے گا اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو وہ کہیں گے کہ ایک بانی پاکستان کی تاریخ تھی اس کا بھی حلیہ بگاڑ دیا گیا ہے حقیقت یہ ہے کہ اس عظیم قائد نے آزادی کی جو کٹھی لڑائی لڑی اور نہ صرف انگریزوں اور ہندوؤں بلکہ کانگرس کے مسلمانوں کو بھی ناکامی کے گڑھے میں اتارا اگر آج ایک طبقہ بانی پاکستان کی زندگی کے حقائق پر پردہ ڈالتا ہے تو یہ اس کی بچگانہ سوچ ہے۔

آج بھی دنیا کے ملکوں میں وہ لوگ زندہ ہیں اور دنیا کی لائبریریوں میں وہ ریکارڈ محفوظ ہے کہ کن لوگوں نے بانی پاکستان کے لئے اپنے دن رات قربان کئے اور ان کا کماحقہ' ساتھ دیا اور کون لوگ تھے اس کی مخالفت کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگانے والے چنانچہ اس وقت کے اخبارات نوائے وقت پاکستان ٹائم انقلاب اور دیگر اخبارات قائد اعظم کی آزادی کی جنگ میں بھرپور تعاون کرنے والوں اور ہر قسم کی قربانی کرنے والوں سے مزین ہیں اور ان لوگوں کی کرتوتوں سے بھرے ہوئے ہیں جنہوں نے قائد اعظم کی مخالفت میں کسی قسم کی کمی نہ کی ایک زندہ مثال دیتا ہوں۔

جب وائسرائے ہند لارڈ ویول نے 19 ستمبر 1945ء کو ملک میں نئے انتخابات کرانے کا اعلان کر دیا تو اس پر قائد اعظم نے مسلمان ہند کے نام پیغام دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ ہمارے خلاف بعض طاقتیں کام کر رہی ہیں اور کانگرس ارادہ کئے بیٹھی ہے کہ ہماری صفوں کو ان مسلمانوں کی امداد سے پریشان کر دیا جائے جو ہمارے ساتھ نہیں ہیں مجھے افسوس ہے کہ وہ مسلمان ہمارے ساتھ نہیں ہیں بلکہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ ہیں یہ مسلمان ہمارے خلاف مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے کام

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

فیروزالدین امرتسری

محترمہ عالم بی بی صاحبہ

ایک بزرگ کا قول ہے اے انسان جب تو اس دنیا میں آیا تھا تو رو رہا تھا اور تیرے ارد گرد کھڑے لوگ ہنس رہے تھے۔ پس تو ایسے اعمال کی خواہش کر کہ جب تو دنیا سے جائے تو تیرے ارد گرد کھڑے لوگ رو رہے ہوں اور تو ہنستا ہوا اس دنیا سے رخصت ہو۔

اہلیہ ام مکرمہ عالم بی بی صاحبہ خاکسار کی ماموں زاد' بہادر نیک مخلص صابرہ اور وفادار خاتون تھیں ان کی پیدائش 1917ء میں ضلع گورداسپور' میں ہوئی۔ 1935ء میں نظام سلسلہ میں داخل ہوئیں۔ اپنے امام' خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ' ہمسائیوں' غیراز جماعت رشتہ داروں سے پیار کرتی تھیں اور مستحقین کی درپردہ امداد کرتی تھیں۔ کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد اسی سال کی عمر میں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورخہ 97-4-4 اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئی تھیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اندرون پاکستان سے دور دراز کا سفر طے کر کے احمدی اور غیراز جماعت رشتہ داروں کی آمد کی وجہ سے مورخہ 97-4-5 کو بعد عصر بیت المهدی میں مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی مولوی فاضل نے جنازہ پڑھایا آپ موصیہ تھیں بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں بھی آپ نے ہی دعا کرائی۔

میرے احمدیت قبول کرنے پر اپنوں اور غیروں نے شدید مخالفت کی تھی۔ اہلیہ صاحبہ کے والدین ان پڑھ اور دیندار تھے انہوں نے دو سال تک انہیں روک رکھا۔ آخر ماموں صاحب نے مجبور ہو کر مجھے کہا کہ آپ جو مرضی ہو جائیں ان کو اپنے ساتھ شامل نہ کرنا۔ میں نے کہا کہ اگر یہ خود نظام میں داخل ہو گئیں تو انہیں نہ روکوں گا۔ قادیان کے ماحول اور محلہ جات میں بار بار اجلاس پر جانے سے نظام میں شامل ہو گئیں اور آ کر مجھے مبارکباد دی۔ میں نے کہا کہ آپ تو اچھی بھلی سمجھدار ہیں اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔ اب آپ اپنے رشتہ داروں کو جرات سے پیغام حق پہنچاتی رہیں۔ گاؤں میں شدت کی مخالفت ہونے پر پیدل روانہ ہو کر دونوں براستہ بٹالہ قادیان پہنچے۔ دارالفضل میں کیپٹن حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور آپ کی بیگم مکرمہ حضرت سیدہ بو زینب بیگم صاحبہ نے والدین سے بڑھ کر پیار دیا۔ آپ کے ہاں سے اخلاقی' دینی' دنیوی ٹھوس تربیت حاصل کی جس کی بدولت عاجز کو سالہا سال تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات بجا لانے کا موقع نصیب ہوا ہے۔ فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد پاکستان بننے پر آنمحترمہ کی محبت اخلاص اور ہمدردی کی تربیت نے بچوں کی اخلاقی حالت ٹھیک کی ہے۔

کلکتہ سے 1940ء میں دوران فوجی سروس ایمرجنسی حالات پیدا ہونے پر فیملی کو پنجاب بھجوانے کے لئے ہاوڑہ ایکسپریس پر سوار کروا دیا۔ لمبا سفر تھا جالندھر سٹیشن پر ریلوے عملہ نے سامان نیچے اتروا کر چیک کیا اور کہا کہ سامان زیادہ ہے۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ نے ریلوے والوں سے کہا کہ بچوں کے والد صاحب فوج میں ہیں۔ میں ٹیلی گرام سے انہیں اطلاع کر دوں گی عملہ نے سامان فوراً ریل گاڑی میں رکھ دیا۔ آنمحترمہ سفر مکمل کر کے بخیریت اپنے گاؤں پہنچ گئیں۔ 1947ء میں پاکستان بننے پر مہاجر کیمپ سے بمشکل بٹالہ پہنچے۔ دیکھا اچانک کرنل صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کانوائے ٹرکوں پر قادیان سے مہاجروں کو لے کر بٹالہ پہنچے۔ ان سے مل کر مع خاندان حضرت سیدہ بو زینب بیگم صاحبہ کے ساتھ لاہور پہنچ گئے نظام سلسلہ کے تحت چک 96 گ۔ب صریح تحصیل جڑانوالہ میں الاٹمنٹ ہو گئی ہم تھکے' درماندہ اور پریشان حال تھے۔ الفضل میں اعلان ہوا اور مرکز سے چٹھی بھی موصول ہو گئی کہ خدام کی تربیت کے لئے تربیت یافتہ احباب فوراً رتن باغ لاہور پہنچ جائیں تاکہ خدام کی تربیت کر کے آنے والے مہاجرین کی صحیح معنوں میں راہنمائی کی جا سکے مکرمہ اہلیہ صاحبہ سے گھر آ کر ذکر کیا کہ مرکز نے بلایا ہے۔ محترمہ نے کہا کہ جب آپ فوج میں تھے تو میں کبھی والدین کے گھر میں اور کبھی اپنے گھر رہتی تھی۔ اب میرے پاس کون ہو گا۔ میں نے کہا کہ اگر میں انڈیا سے نہ آتا تو آپ کے پاس کون ہوتا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ چلے جائیں ہمارا خدا حافظ و ناصر ہو گا۔

خاکسار دوران سال اکثر دورہ پر گھر سے باہر رہتا تھا۔ محترمہ محلہ میں محبت اور پیار کرنے والی بہترین مشیر تھیں۔ ہمسایہ کی بڑی عمر کی مستورات کی اپنے گھر میں مجلسیں ہوتی تھیں۔ آپ ہر مرکزی تحریک میں شامل تھیں خصوصاً مالی قربانی میں فراخدلی اور بشاشت سے حصہ لیتیں اس کی ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتی تھیں۔

ہمارے بڑے بیٹے ڈاکٹر سعید احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد مٹھی اور نگر پارکر سندھ کے ریگستانی دور دراز علاقہ میں پہلے داعی الی اللہ تھے۔

یکسوئی سے 1۔ دوران فوج 2۔ محاذ کشمیر 21 بٹالین میں اور پاکستان کے دور دراز علاقہ جات صوبہ پنجاب سرحد سندھ بلوچستان میں کام کرنے کا جو موقع ملا ہے اس میں محترمہ کی نگرانی میں گھر کی دیکھ بھال۔ بچوں کی تعلیم و تربیت اور اخلاق کو سدھارنے کی وجہ سے زیادہ ثواب کی حقدار بچوں کی والدہ ہی ہے۔

1965ء میں دارالنصر غربی ربوہ میں مکان خریدا تھا۔ ان دنوں میں یہ مکان محلہ سے باہر اور کونہ پر تھا۔ جون جولائی کے دنوں میں آدھی رات کے وقت ایک چور نے دروازہ پر دستک دے کر پانی مانگا۔ محترمہ نے بڑی جرات اور جذبہ سے بچوں کو آواز دے کر پکارا اور لاٹھی پختہ فرش پر مار کر کہا کہ جلدی کرو۔ باہر ایک آدمی پانی مانگ رہا ہے اس کی ایسی پیاس بجھاؤ کہ ساری عمر یاد رکھے۔ چور نے آواز سنی تو جوتا چھوڑ کر بھاگ گیا۔

آنمحترمہ دوران علاج بار بار کہتی تھیں مجھے گھر لے چلو۔ مجھے گھر لے چلو۔ چنانچہ بعد وفات دارالنصر غربی میں اپنے گھر جسد خاکی لے گئے۔

جنازہ سے پہلے اور بعد اکثر احباب اور مستورات تعزیت کے لئے تشریف لاتے رہے اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

موصوفہ کے نواسے ملک امان اللہ صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ آخر میں عاجز کی جملہ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ کریم محترمہ کے درجات بلند فرمائے۔ جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور سب کو نسل در نسل خادم امامت بنائے۔

امتہ القیوم اہلیہ مکرم مبشر احمد وڑائچ

مکرم محمد اسحاق صاحب

میرا پیارا بھائی محمد اسحاق ابن چوہدری محمد شفیع چک 71 جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا میں 1952-11-30 میں پیدا ہوا تھا۔ ابتدائی تعلیم گاؤں ہی سے حاصل کی۔ چونکہ ہمارے دادا جان چوہدری نواب خاں صاحب صدر جماعت احمدیہ 71 جنوبی کو تعلیم سے بہت لگاؤ تھا لہٰذا والد صاحب' خدا انہیں صحت والی لمبی عمر عطا کرے' کو توجہ دلائی کہ بچوں کی تعلیم کے لئے ربوہ رہائش اختیار کریں چنانچہ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہم سب بہن بھائیوں کی تعلیم کا انتظام کر دیا۔ ہم بہن بھائی اکیلے ہی رہتے تھے۔ ہم 12 بہن بھائی تھے 6 بہنیں اور چھ بھائی سب نے ربوہ میں تعلیم حاصل کی سب سے بڑی بہن خدا ان کی مغفرت کرے۔ چوتھے نمبر والا بھائی 1995-9-25 کو جرمنی میں ایک اپریشن کے سلسلہ میں 15 دن بے ہوش رہنے کے بعد اپنے مولا حقیقی سے جا ملا۔

اپنے تعلیمی دور کے زمانہ میں ہم دارالرحمت اور دارالعلوم میں رہتے رہے۔ خدا کے فضل و کرم سے بھائی کو دین سے بہت لگاؤ تھا کافی عرصہ تک دارالعلوم کا زعیم رہا۔ تمام جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا خدا اس کی مغفرت کرے بڑا قد آور اور جسیم تھا۔ اس لئے جماعتی کھیلوں اور کالج کی کھیلوں میں بھی نمایاں حصہ لیتا تھا۔ اس وقت کالج میں تھیالوجی ضروری مضمون کے طور پر پڑھائی جاتی تھی کالج کے امتحان میں فسٹ پوزیشن لی اور حضرت امام جماعت الثالث سے انعام حاصل کیا انعام لیتے ہوئے کی تصویر میرے پاس محفوظ ہے۔ کالج کی کشتی رانی ٹیم کا کپتان تھا مقابلہ جات کے لئے باہر جاتا تھا اور انعام حاصل کرتا تھا پیارے بھائی نے بی ایس سی تک ربوہ کالج میں تعلیم حاصل کی اور پھر جرمنی چلا گیا چھ سال گزارنے کے بعد وطن واپس آیا اور پیارے بھائی کی شادی چوہدری عبداللہ خاں صاحب آف سیالکوٹ کی سب سے چھوٹی بیٹی طاہرہ سے ہوئی یکے بعد دیگرے خدا نے اسے تین بیٹیوں سے نوازا شادی کے چند سال بعد دوبارہ جرمنی چلا گیا وہاں خدا نے اسے وقف نو میں شامل دو بیٹے ابراہیم اسحاق اور فاتح احمد دیئے۔ مگر تقدیر نے کچھ اور ہی فیصلہ کیا ہوا تھا 24 اور 25 ستمبر 1995ء کی درمیانی شب اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گیا۔

پیارے بھائی نے اپنے پیچھے پانچ بچے (تین بیٹیاں دو بیٹے) بیوی بوڑھے والدین اور پانچ بہنیں اور پانچ بھائی چھوڑے ہیں۔ (راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو) اس خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے اس عمر میں والدین کو یہ غم برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائی۔ پیارے بھائی کا جنازہ یکم اکتوبر کو پاکستان پہنچا محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ سرگودھا نے جنازہ پڑھایا اور پیارا بھائی اپنے آبائی گاؤں اپنی ہی ذاتی زمین یعنی ڈیرے پر دفن ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کرے۔

ooo

آپ کا خط ملا

مکرم نور احمد صاب ریٹائرڈ آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

بخدمت مکرم ایڈیٹر صاحب

آپ جو طرح طرح کے عنوانوں سے جماعت کو محظوظ کرتے رہتے ہیں یہ آپ کا ہی حصہ ہے اور یہ بات

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

کی کما حقہ مصداق ہے۔ چنانچہ ان عنوانوں میں سے ایک عنوان "آپ کا خط ملا" کا عنوان بھی ہے جو کہ آج ہی الفضل کے صفحہ نمبر 4 پر شائع ہوا ہے جس کا کچھ حصہ ص 6 پر بھی ثبت ہے جس میں رشک اور حسد کے متعلق خامہ فرسائی کی دعوت دی گئی ہے۔

محترمہ احمدی بیگم صاحبہ نے (جس کے متعلق خاکسار کی دعا ہے کہ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ) رشک کی جو تعریف فیروز اللغات کا حوالہ دے کر تحریر کی ہے اس کو دو حصوں میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔

اول۔ رشک۔ حسد۔ جلن۔ رقابت۔

دوم۔ یہ آرزو کہ جو چیز دوسرے کو حاصل ہے مجھے بھی مل جائے۔

حصہ دوم کی تعریف تو بالکل درست اور واجب التسلیم ہے مگر اس کا حصہ اول جو کہ حسد۔ جلن۔ رقابت پر مشتمل ہے قطعاً واجب التسلیم نہیں۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ رشک کو تو شریعت

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر31120 میں احسان محمد باجوہ ولد شمشاد علی قوم باجوہ جٹ پیشہ تعلیم عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احسان محمد باجوہ مکان نمبر 25 دارالعلوم شرقی حلقہ برکت ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالغفار شاہد وصیت نمبر29662 گواہ شد نمبر2 محمد الدین وصیت نمبر15530

مسل نمبر31121 میں شریفاں بیگم زوجہ حنیف احمد قوم جٹ لہرا پیشہ خانہ داری عمر50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 23/1 دارالفضل غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-1-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی چار تولہ 6 ماشہ 4 رتی مالیتی چھبیس ہزار ایک سو روپے اور حق مہر اڑھائی صد روپے کل جائیداد چھبیس ہزار تین صد پچاس روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شریفاں بیگم 23/1 دارالفضل ربوہ گواہ شد نمبر1 حنیف احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 پیر نصیر احمد 22/1 دارالفضل ربوہ وصیت نمبر12208۔

مسل نمبر31122 میں خالدہ خانم بیوہ پروفیسر مولوی احمد حسن صاحب قوم عباسی پیشہ خانہ داری عمر73 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 15/24 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-12-31 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی تیرہ تولہ مالیتی ساٹھ ہزار روپے (2) پلاٹ نمبر36/37 برقبہ ایک کنال واقع دارالعلوم شرقی ربوہ مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپے (3) مکان نمبر15/24 برقبہ 10 مرلہ واقع دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ مالیتی پانچ لاکھ روپے (4) بیئرر سر ٹیفکیٹس مالیتی سوا پانچ لاکھ روپے (5) حق مہر وصول شدہ پانچ ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ تین ہزار روپے ماہوار بصورت جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ خالدہ خانم 15/24 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر1 رفیق احمد پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 میر محمد مسعود احمد برادر موصیہ۔

مسل نمبر31123 میں وسیم احمد شمس ولد عطاء محمد قوم جٹ پیشہ مربی سلسلہ عمر33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/13 ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 3024 روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ وسیم احمد شمس مربی سلسلہ 4/13 ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر1 ماسٹر محمد رشید وصیت نمبر28874 گواہ شد نمبر2 طاہر محمود وصیت نمبر24527۔

مسل نمبر31124 میں مظفر احمد خان ولد محمد منظور ایاز خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن E/226 رحمانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-1-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ ساڑھے اکیس مرلہ ویلنشیا ٹاؤن لاہور مالیتی 00-535000 روپے موٹر سائیکل مالیتی ساڑھے بیالیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 00-9400 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مظفر احمد خان E/226 رحمانپورہ لاہور گواہ شد نمبر1 عطاء النور ثاقب E-226 رحمانپورہ لاہور گواہ شد نمبر2 ایم عبدالقادر سیکرٹری وصایا رحمانپورہ۔

مسل نمبر31125 میں میمونہ مظفر زوجہ مظفر احمد خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-6-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذمہ خاوند محترم چھتیس ہزار روپے (2) زیورات طلائی وزنی تیرہ تولہ مالیتی چھیاسٹھ ہزار نو سو پچاس روپے (3) زیورات نقری ایک سیٹ وزنی مالیتی ساڑھے سات سو روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ میمونہ مظفر 226E رحمانپورہ لاہور گواہ شد نمبر1 مظفر احمد خان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 عطاء النور ثاقب 226E رحمانپورہ برادر موصیہ لاہور۔

مسل نمبر31126 میں روبینہ عظیم زوجہ عظیم احمد قوم مغل برلاس پیشہ خانہ داری عمر37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صدر بازار لاہور کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم پینتیس ہزار روپے اور زیورات طلائی پچاس تولہ مالیتی ... ...اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ روبینہ عظیم E-2 غازی روڈ آفیسر کالونی صدر بازار لاہور کینٹ گواہ شد نمبر1 عظیم احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 میجر عبداللطیف وصیت نمبر6814۔

مسل نمبر31127 میں ضیاء ظفر زوجہ چوہدری ظفر اقبال قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وحدت کالونی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-1-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی دس تولہ مالیتی پچاس ہزار روپے اور حق مہر تیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ضیاء ظفر زوجہ ظفر اقبال 72/D نیو مسلم ٹاؤن وحدت کالونی لاہور گواہ شد نمبر1 سلطان احمد بھٹی وصیت نمبر23129 گواہ شد نمبر2 محمد اقبال طاہر وصیت نمبر24332۔

مسل نمبر31128 میں زینت صباء بنت ڈاکٹر محمد اقبال صاحب قوم افغانی پیشہ ملازمت عمر29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ اسلام آباد پشاور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ بینک بیلنس پچاس ہزار روپے اور زیورات طلائی وزنی دو تولہ مالیتی دس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 2900 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زینت صباء محلہ اسلام آباد P.O نشتر آباد پشاور شہر گواہ شد نمبر1 منظور احمد ساکن بازید خیل ضلع پشاور گواہ شد نمبر2 پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال وصیت نمبر23665 والد موصیہ۔

مسل نمبر31129 میں عصمت آراء بنت ڈاکٹر محمد اقبال قوم افغانی پیشہ ملازمت عمر27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ اسلام آباد پشاور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ بینک بیلنس بیس ہزار روپے اور زیورات طلائی چھ تولہ مالیتی تیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 2800 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عصمت آراء محلہ اسلام آباد P.O نشتر آباد پشاور شہر گواہ شد نمبر1 منظور احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بازید خیل ضلع پشاور گواہ شد نمبر2 پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال وصیت نمبر23665 والد موصیہ۔

مسل نمبر 31130 میں ثریا بیگم بیوہ عبدالقدیر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بختے والا گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-11-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی وزنی بیس تولہ پانچ ماشہ سات رتی مالیتی 93500 روپے اور نقد رقم چار لاکھ ستائیس ہزار دو صد انیس روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثریا بیگم محلہ بختے والا گلی ماسٹر فتح دین گوجرانوالہ شہر گواہ شد نمبر1 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر28553 گواہ شد نمبر2 خلیل احمد سولنگی وصیت نمبر29780۔

مسل نمبر31131 میں امتہ القدوس بنت مقصود احمد رانا قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-7-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ القدوس رانا ٹریڈرز ریلوے روڈ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 رانا منصور احمد رانا ٹریڈرز علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر2 رانا ظہیر احمد رانا ٹریڈرز علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر31132 میں جنت بی بی بیوہ انور داد خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر65 سال بیعت 1947ء ساکن ڈگری گھمن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-12-17 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) ترکہ خاوند زرعی زمین تین کنال مالیتی Rs60000 (2) مکان رہائشی مالیتی Rs25000 (3) حق مہر Rs5000 اور طلائی ڈنڈیاں وزنی نصف تولہ مالیتی Rs3200 اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ جنت بی بی ساکن ڈگری گھمن p/o خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 محمد اشرف ساکن ڈگری گھمن ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 مبشر احمد ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ

بقیہ صفحہ 4

میں بطور کارندے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ یہ مسلمان سدھائے ہوئے پرندے ہیں یہ صرف شکل و صورت کے اعتبار سے ہی مسلمان ہیں"

قائداعظم کی یہ بات سو فیصد درست نکلی کانگرس نے اپنے زر خرید مسلمانوں کو تحریک پاکستان، مسلم لیگ اور قائداعظم کے خلاف پراپیگنڈہ کے لئے پورے ملک میں پھیلا دیا پھر بانی پاکستان کی مخالفت میں کانگرس کے سدھائے ہوئے لوگوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور نہایت گندی زبان استعمال کرتے رہے۔

(1) کبھی کہتے کہ یہ پاکستان نہیں پلیدستان بنے گا۔
(2) کبھی کہتے کہ ماں نے وہ بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی پ بھی بنائے۔
(3) قائداعظم کو رجل فاجر کہتے اور پاکستان کے لئے "جنت الحمقاء" کا لفظ استعمال کرتے۔

گویا ایک طوفان بدتمیزی برپا تھا یہ لوگ اپنی زہریلی زبان کے نشتر قائد پر لگاتے گئے مگر وہ بڑے صبر اور بلند حوصلے سے برداشت کرتا گیا یہاں تک کہ اپنی خداداد فراست سے ناممکن کو ممکن میں بدل دیا اور ہمیں آزادی کی نعمت ملی اور پاکستان معرض وجود میں آگیا۔

اے قائداعظم ہم تیری عظمت کو سلام کہتے ہیں پس قائداعظم کی زندگی کے اصل حقائق و واقعات کو فلمایا نہ گیا تو دنیا ہمیں کہے گی کہ یہ عجیب لوگ ہیں کہ اپنے عظیم قائد کی زندگی پر کروڑوں روپیہ خرچ کیا مگر پھر بھی اصل واقعات اور حقائق کو منظر عام پر لانے سے عاجز رہے کتنی بدنصیبی ہوگی ہماری مثال پھر اس شخص کی طرح ہوئی کہ جس کے متعلق کہا جاتا کہ "سوگنڈھے وہی کھادے تے سو چھتروی کھادے" خدا تعالیٰ اس سبکی اور ذلت سے بچائے۔ آمین

مجھے امید ہے کہ آپ قائد کی زندگی پر حقائق پر مبنی فلم بنائیں گے اور کسی شخص یا کسی طبقہ کی گیدڑ بھبکیوں سے مرعوب نہیں ہوں گے۔

(اخبار صداقت 17۔اپریل 1997ء لاہور)

بقیہ صفحہ 5

نے کسی نہ کسی رنگ جائز قرار دیا ہے مگر حسد کو کسی طرح بھی جائز قرار نہیں دیا۔ کیونکہ حسد کی تعریف یہ ہے حسد۔ جلن۔ کسی کا زوال چاہنا۔ عداوت۔ کینہ اور اگر اس تعریف کا رشک نمبر2 کی تعریف کے ساتھ موازنہ کیا جاوے تو یہ زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا۔ طرفہ یہ کہ شریعت نے حسد کے متعلق یہ انداز فرمایا ہے کہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے کہ جس طرح خشک لکڑیوں کو آگ۔

اب ظاہر ہے کہ ان دونوں معانی میں نمایاں اور بین فرق نظر آ رہا ہے اس واسطے شریعت نے رشک کو جائز اور حسد کو ناجائز قرار دیا ہے البتہ لغت والے نے رشک کے نمبر2 میں جو معنے تحریر کئے ہیں وہ عمومیت کا رنگ رکھتے ہیں۔ گو محترمہ مذکورہ نے رشک کو علم پر محدود کر دیا ہے۔ مگر شریعت رشک کو عمومیت کا رنگ دینے میں باعث روک نہیں بن رہی۔ بلکہ ہر شخص خواہش رکھتا ہے کہ وہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش میں مصروف رہے۔

(فتدبروا یا اولوا الالباب)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ملک طارق محمود صاحب سیالکوٹ سپورٹس ربوہ کی اہلیہ محترمہ شدید بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔

عشرہ کلام الٰہی

○ 22 سے 31 مئی 1997ء تک عشرہ کلام الٰہی منایا جا رہا ہے ہر احمدی مرد / عورت / بچہ / بوڑھا اس میں ضرور حصہ لے کر اسے کامیاب بنائے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرکے اس کی رحمتیں پائے۔

1۔ ہر مربی / معلم سنٹر میں آڈیو / وڈیو کی مدد سے کلام الٰہی ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ سکھانے کی کلاسیں لگائی جائیں (ہر مربی کو مرکز نے آڈیو کیسٹ فراہم کئے ہوئے ہیں) اور طلباء اپنے گھروں میں جا کر دوسروں کو سکھائیں۔

2۔ ہر مربی / معلم کم از کم 20 شاگردوں کو دوسرے پارے کا ترجمہ سکھاوے جو آگے دوسروں کو سکھائیں۔ "..... عربی اسباق" سے مدد حاصل کریں۔ اچھے شاگردوں کو مرکزی کلاسوں میں بھجوائیں جو ہر ماہ کے پہلے اتوار سے 20 دن کے لئے لگتی ہے۔

3۔ ہر احمدی گھرانے میں فیملی کلام الٰہی کلاس صرف دس منٹ کے لئے روزانہ لگائیں جس میں ایک رکوع اور اس کا ترجمہ سنایا جائے۔ تا استاد بننے کی مشق ہوتی رہے۔

4۔ عشرہ کے دوران مقابلے کروا کر انعامات تقسیم ہوں (تلاوت، حفظ، معلومات، نظم، تقریر اور تحریری مقالہ)

5۔ احمدیہ ٹیلی ویژن پر منگل اور بدھ کو حضرت صاحب کی ترجمہ کلام الٰہی کلاس میں سب کو شامل کیا جائے اور سننے والے اہل خانہ کے ساتھ دہرائیں۔

6۔ ہر جماعت / حلقہ میں بزم کلام الٰہی (مرکزی طرز پر) قائم کرکے اس کے ماہانہ اجلاس میں کسی موضوع پر گفتگو ہوا کرے۔ اس کا پہلا اجلاس اس عشرہ میں ہو۔

7۔ انصار، خدام اور لجنات سے وقف عارضی کے فارم پر کروائے جائیں (تجنید کا 12%) کلاسیں لگانے میں ان کی مدد کی جائے۔

ایڈیشنل نظارت تعلیم القرآن + وقف عارضی

ولادت

○ مکرم ارشاد احمد صاحب امینی حال جرمنی کو مورخہ 97-3-26 کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچہ کا نام فرہاد احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم ڈاکٹر ظفر علی صاحب امینی کا پوتا اور محترم گل محمد صاحب سندھی کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو سعادت مند اور باعمر بنائے۔

اعلان داخلہ

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے خزاں سمسٹر 1997ء میں مندرجہ ذیل پروگراموں میں داخلہ کا اعلان کا ہے۔

(1) ایم فل (اسلامیات، ایجوکیشن، اقبالیات، ٹیچر ایجوکیشن، غیر رسمی فاصلاتی تعلیم (2) ایم اے / ایم ایس سی (پاکستان سٹڈیز، اکنامکس، ہسٹری) (3) پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ (وومن سٹڈیز، ہاسپٹل Dietetics) (4) بی ایڈ (5) ڈگری پروگام (بی کام، بی بی اے، کمپیوٹر ایپلیکیشن گروپ، ابلاغ عامہ گروپ، لائبریری سائنس گروپ، عمومی گروپ) (6) انٹرمیڈیٹ (7) میٹرک (صرف خواتین کے لئے) (8) سرٹیفکیٹ کورسز (ٹیکنیکل اور زرعی کورسز)

اس کے علاوہ مختصر المعیاد تعلیمی پروگرام میں بھی داخلہ جاری ہے۔ داخلہ فارم وغیرہ یونیورسٹی کے علاقائی دفتر یا مرکزی دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 جون 97ء اور 100 روپے لیٹ فیس کے ساتھ 17 جون 97ء ہے۔

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں
زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی
خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 6 - مئی-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 20 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے قائد حزب اختلاف بننے سے انکار کردیا ہے۔ ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ جماعت کی طے شدہ پالیسی کے تحت امریکہ گئی ہیں۔ ملک کی داخلی صورت حال سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہیں۔ اسی لئے نازک حالات سے خود کو دور کرلیا ہے۔ ادھر پاکستانی ٹی وی نے بتایا ہے کہ پیپلزپارٹی فیصلہ کیا ہے کہ چونکہ محترمہ بے نظیر بھٹو کو ابھی تک بطور قائد حزب اختلاف تسلیم نہیں کیا گیا اس لئے پیپلزپارٹی قومی اسمبلی اور سینٹ کے اجلاسوں میں صدر کے خطاب پر بحث کا آغاز نہیں کرے گی۔

○ وفاقی حکومت نے معاف کئے گئے قرضے وصول کرنے کے لئے نیا آرڈی ننس جاری کردیا ہے۔ اس کے تحت جنوری 1986ء سے اب تک معاف کئے گئے قرضوں کی وصولی کی جائے گی۔ بینکوں اور مالیاتی اداروں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ تین سال کے اندر اندر دعوے دائر کر سکتے ہیں۔ یہ تفصیلات ڈپٹی اٹارنی جنرل خواجہ سعید الظفر نے لاہور ہائی کورٹ کے روبرو ایک رٹ میں بتائیں۔ اب اس کی سماعت 2۔جون کو ہوگی۔

○ پنجاب حکومت کے زیر اہتمام فرقہ واریت کے اختتام کے لئے بلائی گئی علماء کی کانفرنس میں علماء نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ حکومت سے مل کر دہشت گردی روکی جائے گی۔ کسی بھی کلمہ گو کی جان و مال کے لئے خطرہ بننے والے کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی مذہبی جماعتوں نے دہشت گردی کی مذمت کی۔

○ حکومت نے فرقہ وارانہ ہم آہنگی قائم کرنے کے لئے وزراء کی چار رکنی کمیٹی کو مستقل حیثیت دے دی ہے جو ہر تین ماہ کے بعد علماء کا اجلاس بلائے گی۔

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ محرم میں شرپسند عناصر کو کچل دیں گے۔ اس کے لئے ہمیں علماء کرام کا تعاون درکار ہے۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے معاملے پر اب ڈھیلے ڈھالے فیصلوں کی گنجائش نہیں رہی۔ اب عبرت ناک سزا ملے گی۔ عوام کی جان و مال سے کھیلنے والے عناصر کو لگام ڈالنے کے لئے اہم قانون سازی کی جائے گی۔ کسی کی ناراضگی کی پرواہ کئے بغیر ملکی مفاد میں فیصلے کریں گے۔ سخت فیصلے کرنے کا وقت آن پہنچا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں نے فاروق الحق اور ایک شخص کو عہدے دے کر غلطی کی۔ ان سے پوچھا گیا کہ دوسرا شخص کون ہے تو انہوں نے کہا کہ وقت آنے پر پتہ چل جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اپنوں کی بے وفائی کا افسوس ہے۔

○ واپڈا ہاؤس لاہور میں آگ لگنے سے بینک شوروم اور دفاتر جل گئے۔ مسلم کمرشل بینک، واپڈا کے مینجر فنانس کے دفاتر، اور دو ٹریولنگ ایجنسیوں کا سارا ریکارڈ جل کر خاک ہوگیا 5 گھنٹے کے بعد آگ بجھی۔ لوگ سڑک پر کھڑے نظارہ دیکھتے رہے۔

○ غیر ملکی کمپنیوں کو اپنی ریفائنریاں قائم کرنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ اٹک آئل کمپنی کو بھی نجی شعبے میں اپنا مارکیٹنگ نیٹ ورک اور پٹرول پمپ بنانے کی اجازت دے دی جائے گی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف اپنے والد میاں شریف کو لے کر علاج کی غرض سے لندن چلے گئے۔ میاں شریف دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔

○ بھارتی وزیراعظم کے قریبی دوست اور وزیراعظم آفس میں افسر بکار خاص بھابھائی سین گپتا نے کہا ہے کہ کشمیر کے تنازعہ کے حل کا وقت آگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت سیاچن پر بھی بات چیت کا خواہاں ہے۔ کشمیر پر تصفیہ ممکن ہے یقین ہے کہ پاک بھارت وزرائے اعظم مالے میں مذاکرات کے دوران کچھ لو اور کچھ دو کی پالیسی اپنائیں گے۔ بھارتی وزیراعظم مسٹر گجرال نے کہا ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی سے اسلام آباد اور نئی دہلی میں کشیدگی ختم ہوگی۔ نواز شریف سے ملاقات میں بہتر نتائج کی توقع ہے۔

○ وفاقی وزیر سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ دہشت گردی میں بھارت اور اسرائیل کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلدیاتی انتخابات اسی برس کرائے جائیں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میرے قتل کی منصوبہ بندی ہو رہی ہے۔ لیکن میری موت سے پیپلزپارٹی ختم نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ وارانہ کشیدگی ملک کو خانہ جنگی کی طرف دھکیل رہی ہے۔ ڈبل سواری پر پابندی حکومت کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ عوام کو عوامی مینڈیٹ کی سزا ہے۔

○ آئندہ وفاقی بجٹ میں دفاعی اخراجات 5 فیصد بڑھانے کی تجویز ہے۔ اضافے کے بعد کل دفاعی بجٹ 121۔ ارب روپے ہو جائے گا۔ بجٹ کا خسارہ کم کرنے کے لئے غیر ترقیاتی اخراجات میں اضافہ کرنے کی بجائے ٹیکسوں کی بنیاد وسیع کی جائے گی۔

○ جھنگ فیصل آباد روڈ پر ڈاکوؤں کی فائرنگ سے سب انسپکٹر اور ڈرائیور ہلاک ہوگیا۔ عظیم چنوں گروپ کے 8۔ ارکان بسوں کو لوٹ رہے تھے کہ پولیس پارٹی پہنچنے پر فائرنگ کردی جس کی زد میں آکر 3 کانسٹیبل زخمی ہو گئے۔ ڈاکوؤں نے گوجرہ، فیصل آباد، جھنگ اور ٹوبہ سے آنے والی پولیس کی مزید نفری پر بھی فائرنگ کی۔ ڈاکو گھوڑوں پر فرار ہو گئے۔

جدید ورائٹی کے زیورات
فینسی گولڈ سمتھ
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: اظہر احمد
فون: دوکان: 212868
گھر: 212867

اطلاع عام
احباب کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ ملک فضل احمد صاحب ساکن محلہ دارالعلوم غربی ربوہ نے ہمارے ادارہ احمد برادرز جی ایس اے (PIA) ربوہ سے مستعفی ہو کر اپنا تعلق ختم کر دیا ہے۔ لہذا اسکے ساتھ ہمارے ادارہ کے نام پر کسی قسم کا لین دین وغیرہ نہ کیا جائے۔ نقصان کی صورت میں ہمارا ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا
منجانب
مینجر احمد برادرز جی ایس اے PIA
ربوہ فون : 211065

ربوہ میں ہومیوپیتھک ادویات کی خریداری کیلئے سب سے سستا سٹور
اوقات 8½ تا 1 بجے • 5 تا 8 بجے شام
فرحت کلینک اینڈ سٹورز (ہومیو)
راجیکی روڈ ربوہ

SITUATION VACANT

Pakistan Chipboard (Pvt) Limited requires Trainee Engineers for their factory situated at Jhelum. Applicants should be Graduate from Engineering University, preferably a degree in Mechanical/Electrical/Industrial Engineering. The company would provide free single accommodation. No experience required for this post. Enterprising and competent individual will have bright chances of promotion.
Please apply in confidence to :

" PAKISTAN CHIPBOARD PVT. LIMITED
P.O. BOX 18, G.T. ROAD
JHELUM
Tel : 0541-622428 & 622429 "

ضرورت ہے
• آفس ورک کیلئے تعلیم کم ازکم میٹرک عمر 25 تا 35 سال
• گھریلو کام کے لئے خادم
• ڈرائیور (تجربہ کار) عمر 40 تا 50 سال
پتہ برائے رابطہ:-
میاں بھائی
پیٹھ کمانی فیکٹری گلی نمبر 5
نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین
جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون : 7932514
7932515
7932516

نمائندہ روزنامہ "الفضل" کا دورہ حصول اشتہارات

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ الفضل اپنے دورہ کے دوران ملتان۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ لودھراں اور خانیوال کے اضلاع میں آرہے ہیں عہدیداران جماعت احمدیہ و احباب جماعت احمدیہ سے خصوصی تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔
مینجر روزنامہ الفضل ربوہ